Al-Kashaf: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 03, No: 03. October – December 2023
ISSN: 2790 – 8798; E-ISSN: 2790 – 8801

مصنوعی ذہانت اور انسانی معاشرہ: مواقع اور مسائل کا جائزہ

Artificial Intelligence and Human Society: An Overview of Opportunities and Challenges

*Justice Dr. Syed Mohammad Anwar**
* *Justice, Federal Shariat Court (FSC), Islamabad, Pakistan*

KEYWORDS

Artificial Intelligence (AI)
Challenges
Human Society
Modern Technologies
Opportunities

ABSTRACT

Artificial Intelligence (AI) and other modern technologies have the potential to enrich and empower human society, yet they also pose challenges to human values and norms. AI is an important new technology, impacting domestic and global human society. This study aims to explore the dynamic relationship between technology and human society, presuming that technology is not good or bad but its application is good or bad. It presents a comprehensive overview of the opportunities and challenges posed by AI. To do this, this study adopts qualitative research methodologies utilizing library-based research methods. This paper is supported by putting historical and shariah perspectives on the evolutionary relationship between technology and society. Furthermore, the paper examines the diverse applications of AI across societal domains and proposes strategies for responsible integration across various fields. In essence, this paper serves as a beacon for scholars and academics, encouraging more research into AI's complex dynamics and profound impact on society.

تعارف

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز بلاشبہ انسانی معاشرے کو تقویت دینے اور بااختیار بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔اس کے باوجود یہ ٹیکنالوجی انسانی اقدار اور اصولوں کے لیے متعدد مسائل کو بھی جنم دے رہی ہے۔دراصل AI ایک اہم نئی ٹیکنالوجی ہے، جو ملکی اور عالمی انسانی معاشرے کو متاثر کرتی ہے۔اس مطالعہ کا مقصد ٹیکنالوجی اور معاشرے کے درمیان متحرک تعلق کو تلاش کرنا ہے۔اس مقالہ میں کلیدی تصور یہ ہے کہ ٹیکنالوجی اچھی یا بری نہیں ہے بلکہ اس کا اطلاق اچھا یا برا ہے۔یہ مقالہ AI کی طرف سے درپیش مواقع اور چیلنجوں کا ایک جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔موجودہ تحقیق کی تکمیل کے لئے یہ مطالعہ لائبریری پر مبنی تحقیقی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے معیاری طریقہ تحقیق کو اختیار کرتا ہے۔زیرِ نظر مقالے میں ٹیکنالوجی اور انسانی معاشرے کے درمیان ارتقائی تعلق پر تاریخی اور شرعی تناظر میں گفتگو کی گئی ہے۔مزید برآں، یہ مقالہ سماجی اطراف میں AI کے متنوع اطلاقات کا جائزہ لیتا ہے اور مختلف شعبوں میں اس کے مؤثر انضمام کے لیے حکمت عملی تجویز کرتا ہے۔درحقیقت یہ مقالہ ماہرین اور مفکرین کے لیے متعلقہ موضوع کی نئی جہات پر تحقیق کی بابت راہ ہموار کرتا ہے اور AI کی پیچیدہ حرکیات اور انسانی معاشرے پر اس کے گہرے اثرات کے بارے میں مزید تحقیق کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

*Corresponding Author: Justice Dr. Syed Mohammad Anwar
Email Address: syedmanwer@yahoo.com

مصنوعی ذہانت اور انسانی معاشرہ: مواقع اور مسائل کا جائزہ

جسٹس ڈاکٹر سید محمد انور

کوئی ٹیکنالوجی فی نفسہ اچھی یا بری نہیں ہوتی تاہم اس کا استعمال اچھا یا برا ہو سکتا ہے۔ اس طرح کوئی ٹیکنالوجی کلی طور پر اچھی یا کلی طور پر بُری نہیں کہی جا سکتی ہے۔ درحقیقت ہر ٹیکنالوجی انسانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر کوئی نہ کوئی اثر ضرور ڈال رہی ہوتی ہے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی بھی ان اثر انگیزی سے مبرا نہیں ہے بلکہ یہ اس قدر شدید ہے کہ موجودہ زمانہ انفارمیشن ٹیکنالوجی یعنی آئی ٹی کا زمانہ کہلایا جاتا ہے لیکن زمانہ کی یہ تخصیص بھی غور طلب ہے۔ مزید برآں انسانی بقا کے لئے آئی ٹی کو ناگزیر قرار دیا جارہا ہے۔ (ڈیلی کے ٹو، ۴ جنوری، ۲۰۲۴)

مؤرخین، ماہر عمرانیات اور دیگر بشری علوم کے ماہرین نے انسانی تاریخ اور اس کے ارتقاء کی تاریخ کو تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ انسان وہ کاوش جو اس نے مختلف اقسام کے مادوں یا دھاتوں کو مسخر کرنے اور ان کے استعمال میں لگائے ان سے منسوب ہیں۔ جیسے اولاً: پتھر کا زمانہ، پھر لوہے کا زمانہ اور پھر تانبے اور پیتل کا زمانہ وغیرہ۔ اس کے بعد انسانی مادی ترقی کی تاریخ انسان کی اس صلاحیت سے وابستہ اور منسوب کی گئی جس میں اس نے توانائی کی مختلف اقسام کو لگام ڈالی اور اپنے قبضہ قدرت میں لانے کے لیے کی۔ جیسے پانی، ہوا اور بھاپ سے بنائی گئی طاقت کا استعمال اور اس سے جڑی مختلف ایجادات اور مشینیں جو توانائی کی ان اقسام سے پیدا ہونے والی قوت سے جلائی جاتی رہیں۔ یوں ہی کوئلہ اور پیٹرول کے استعمال سے معاملہ جوہری توانائی کے استعمال تک جا پہنچا۔ (روزنامہ، ۱۶ ستمبر ۲۰۱۳)

یہ ماضی تھا کہ جب انسان کی مادے اور توانائی کو مسخر کرنے کی تاریخ جس سے انسانی مادی ترقی کے ادوار کو منسوب کر کے اس کی ذہنی ارتقا کو ماپا جاتا رہا۔ لیکن اب معاملہ اور آگے بڑھ گیا ہے۔ اب زیادہ سے زیادہ معلومات کم سے کم وقت وقت میں اکٹھی کرنے اور اسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کا ہے جو کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ٹیکنالوجی ہے جو کہ بیک وقت تقریبا تمام شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ بلکہ ان پر حاوی ہے۔ آپ علوم کا نام لیتے چلے جائیں اور اس میں آئی ٹی (IT) کا عمل دخل گنتے چلے جائیں۔ آج ہماری زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو اس کی عمل داری اور اثر سے خالی ہو۔ حد تو حد اس عمل نے ہمارے اذہان کو بھی متاثر کرنا شروع کر دیا ہے لہذا نسل نو کو مصنوعی ذہانت میں مہارت حاصل کرنا ہو گی۔ (اے پی پی، ۳۰ اگست ۲۰۲۳)

بلاشبہ یہ اشیا کے بارے میں معلومات کا علم ہی ہوتا ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت بخشتا ہے۔ انسان کے قبضہ میں معلومات کا ذخیرہ ہی اسے عقل کے لحاظ سے قابل یا کم عقل بناتا ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ اس معلومات کے استعمال کو ایک انسان کو دوسرے انسان کی نسبت لائق اور نالائق بناتا ہے۔ معلومات کو اکٹھا کرنے کی صلاحیت اور ان معلومات کو بروئے کار لانے کی صلاحیت کو "ذہانت" کی مختصر ترین تعریف کہا جا سکتا ہے۔ انسان کی یہی وہ قابلیت ہے جس کی طرف اللہ تبارک و تعالی نے انسان کی تخلیق کے بعد اس کو تمام اسماء کے نام سکھانے کے عمل سے منسوب کر کے واضح اشارہ فرمایا ہے:

"وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" (البقرہ: ۳۱)

اور اللہ نے آدم کو تمام اسما سکھا دیے۔

یعنی یہ مخلوق خدا اپنے اندر ایک خاص صلاحیت یعنی ذہانت رکھتی ہے۔ یہ وصف اس کو دیگر مخلوقات خدا پر فضیلت دیتی ہے۔ انسان کی اسی صلاحیت نے اس کو اتنا ترقی یافتہ بنا دیا ہے کہ آج وہ مطلوبہ معلومات جمع کرنا اور ان کو اپنے استعمال میں لانے کے عمل کو کمپیوٹر کی مدد سے بخوبی کر سکتا ہے جو وصف اولاً انسان کا اپنا انفرادی وصف ہے۔

اس صلاحیت کو مصنوعی ذہانت یا آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) کہا جاتا ہے۔ جو ہمارے اس مقالے کا موضوع بھی ہے۔ اس موضوع کے چناؤ کی وجہ گلوبل سینٹر فار لیگل تھاٹ (Global Center for Legal Thought) کی طرف سے مصنوعی ذہانت اور معاشرہ (Artificial Intelligence and Society) کی موضوع پر منعقد کی جانے والی اپنی نوعیت کی پہلی عالمی کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس کا دعوت نامہ موصول ہونے پر اس کانفرنس میں مجھے کلیدی تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میں قانون، اسلام اور آئی ٹی کا طالب علم رہنے کے ساتھ ساتھ ان تینوں شعبوں سے عملی طور پر وابستہ بھی رہا ہوں۔ جب اس کانفرنس کے منتظمین نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنی وابستگی بھیرہ شریف سے کرائی اور کانفرنس کا کلیدی مقصد یہ بتایا کہ: تبلیغ اور تعلیم دین سے وابستہ افراد کو مصنوعی ذہانت یعنی AI سے متعارف کرایا جائے اور اس کے مضمرات پر بحث کی جائے اور اس سے متعلقہ چیلنجز کا بھی جائزہ لیا جائے۔ منتظمین کانفرنس کے یہ اغراض و مقاصد سن کر میں نے نہ صرف ان کی دعوت قبول کی بلکہ اس میں شرکت کے بعد اس مضمون کو لکھنے کا ارادہ بھی کیا۔ یہ دلی تمنا ہے اور اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان جیسے مخلص اور قابل مسلمانوں کو اپنے ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ اس دعا کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دینی اعتبار سے عالم کہلانے کا وہی شخص حقدار ہوتا ہے جو دینی علوم پر قدرت اور دست رس کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کا بھی بخوبی علم رکھتا ہو۔ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ مادی ترقی کہاں تک پہنچ چکی ہے؟ علم و فن کے میدان میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور اس تمام نئی صورتحال کا ہماری معاشرتی زندگی پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ اسی ادراک اور علم کو "فقہ الواقع" بھی کہا جاتا ہے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر مبنی ہے:

"مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ"(ترمذی، ح۔۲۶۴۵)

اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی فقہ عطاء فرما دیتا ہے.

سائنسی ترقی کا عموماً سہرا کسی ایک موضوع، ایک واقعے یا کسی ایک شخص کی سر نہیں باندھا جا سکتا۔ یہ انسانوں اور بالخصوص سائنسدانوں کی اجتماعی سوچ پر منحصر کسی ایک موضوع پر ان کی اپنی اپنی کاوشوں کے نتیجے میں کسی مناسب شکل میں نکلنے والا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہی معاملہ مصنوعی ذہانت آرٹیفیشل انٹیلی جنس (Artificial Intelligence) کا ہے۔ یہ بھی مختلف ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئی ہے کیونکہ اس میدان میں پیہم ترقی اور رفتارِ ترقی اس قدر تیز ہوتی جا رہی ہے کہ عالمی تناظر میں اس معاملے کو دیکھا جائے تو ترقی کی رفتار پہلے سالوں کے عرصے سے ناپی جاتی تھی اور اب دنوں تک پہنچ چکی ہے یعنی بلا مبالغہ روزانہ کی بنیاد پر ان میدانوں میں کوئی نہ کوئی ترقی یا نت نئی ایجاد ضرور ہو رہی ہے۔ ہر شخص ہر نوجوان جو اس ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہا ہے وہ اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا باعث بھی بن رہا ہے۔

ٹیکنالوجی ایک نصف صدی کے ارتقائی سفر کے بعد موجودہ حالت میں پہنچی ہے۔ مصنوعی ذہانت کی ابتدا مفکرین اور انسانوں کے ذہنوں میں Alan Turing کی کتاب Computing Machinery and Intelligence شائع شدہ ۱۹۵۰ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس نے

مشینی ذہانت کے ذریعے نقلی کھیل بنا کر اس مشینی صلاحیت کو آزمانے کا خیال پیش کیا(Turing, ۲۰۰۹)۔اس کے بعد ۱۹۵۲ میں ایک اور کمپیوٹر سائنس دان Arthur Samuel نے پہلی Checkers یا ڈرافٹ کا کیٹوں کے کھیلے جانے والے کھیل کا پروگرام تیار کر لیا (Samuel, ۱۹۵۹)۔اس "ایجاد" کے بعد John McCarthy وہ پہلا شخص ہے جس نے Darthmouth میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس(Artificial Intelligence) کے عنوان سے ورک شاپ کرائی(Chow, ۲۰۲۱)۔اور اس کے بعد ۱۹۵۷ سے لے کر ۱۹۷۹ تک کا وہ ابتدائی عرصہ ہے جس میں مصنوعی ذہانت (AI) کی اصطلاح ٹیکنالوجی کی دنیا میں اپنی جڑیں پکڑتی گئی۔ نئی نئی جہتیں بنتی چلی گئیں اور یوں سائنس اور ٹیکنالوجی کی وسیع دنیا کے ایک کونے میں پیدا ہونے والا خیال سائنسی علوم کے میدان کا مرکزی خیال بن گیا۔ ۱۹۶۰ کی دھائی میں آئی ٹی کی زبانوں میں پروگرامنگ میں ترقی ہوتی گئی، جس سے ۱۹۷۰ کی دہائی میں جاپان نے پہلا Anthropomorphic robot تیار کر لیا(Takanishi, ۲۰۱۹)۔یہ ہی وہ زمانہ ہے جس میں انجنیئرنگ کے طالب علموں نے خود سے چلنے والی گاڑی تیار کر لی۔اس سے قبل ۱۹۶۵ء میں Edward Feigenbaum مصنوعی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے ایک ایسا پروگرام تیار کر چکے تھے جو اپنے پاس موجود معلومات کی بنیاد پر فیصلہ سازی کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا(Negnevitsky, ۱۹۹۷)اس کے علاوہ بھی لا تعداد ایجادات اور تنوعات ہیں جو ان دہائیوں میں ہوتے رہے۔اور انسان کے علم کی اجتماعی ترقی ہوتی رہی۔اس سب ترقی کو دیکھ کر امریکہ میں موجود دولت اور طاقت کے محوروں کی توجہ اس طرف مبذول ہونا شروع ہوئی۔ ۱۹۷۹ء میں American Association of Artificial Intelligence وجود میں آئی جو کہ اب Association for the Advancement of Artificial Intelligence (AAAI) کے نام سے جانی جاتی ہے۔یہ ہی وہ ابتدائی کاوشیں ہیں جو کہ آگے چل کر اتنی توانا ہو گئیں کہ عام انسانی سوچ سے بھی آگے نکل گئی ہیں۔(" What is the Association for the Advancement of Artificial Intelligence (AAAI)?", n.d.)

مصنوعی ذہانت (AI) کا ممکنہ استعمال

آج مصنوعی ذہانت (AI) جس مقام پر پہنچ چکی ہے اس کے کئی پہلو محیر العقول ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ معلومات کے ذخیرہ DATA کا تقریباً لا محدود حجم اور اس ہی طرح اس معلومات یا Data کو استعمال کرنے کے طریقے اتنے تیز فتار ہے کہ اس عمل سے پیدا شدہ نتائج طلسماتی اور متاثر کن معلوم ہوتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے میدان کی کارداری اور عمل کو ہم مندرجہ ذیل دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اولاً: مصنوعی ذہانت AI کا وہ استعمال جو مشینوں کی افادیت اور صلاحیت بڑھانے میں کام آتا ہے جو کہ Robotics سے شروع ہو کر ہر قسم کی مشینوں میں استعمال ہونے لگی ہے اور روز افزوں ہوتی جا رہی ہے۔ کسی چیز کی تعمیراتی یا مینوفیکچرنگ مشینری سے لے کر ہر قسم کی گاڑی، ہوائی جہاز، کشتی اور آبدوز وغیرہ کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے ڈرون اور ہر صنعت میں استعمال ہونے والی مشینری مصنوعی ذہانت کا استعمال کر رہی ہے اور اس پر ان کا انحصار بڑھتا چلا جا رہا ہے۔اس کے استعمال سے صنعتی انقلاب کا ایک سونامی آ چکا ہے جس نے صنعتی انقلاب کے سمندر کا رخ ہی موڑ دیا ہے۔

دوئم: مصنوعی ذہانت کا وہ استعمال جو کہ ہمیں نظر نہیں آ رہا لیکن جس کی وجہ سے ہماری ذہنی صلاحیتیں، جذباتی میلانات، مذہبی عقیدتیں اور نظریاتی تصورات متاثر ہو رہے ہیں۔ مثلاً "معلومات، تفریح" اور "علم" کے نام پر ہم تک جو چیزیں، جس طریقہ سے پہنچائی جا رہی ہیں وہ یقیناً سنجیدگی سے توجہ کی طلب گار ہیں جو اکثر اوقات پریشان کن بھی ثابت ہوئی ہیں۔ مثلاً: ایک نہایت عام مشاہدہ ہے کہ اپنے موبائل فون پر جو کہ معلومات رسانی کے اعتبار سے آج کے دور کا "جام جم" ہے۔اس پر عام سی معلومات دیکھتے ہوئے ایک نازیبا تصویر سامنے آ جاتی ہے۔جو کہ یقیناً دیکھنے والے کے ذہن پر

کسی نہ کسی طور پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن بطور مسلمان یہ حرکت اس وقت زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے، جب ہم کوئی مذہبی مواد پڑھ یا تلاش کر رہے ہوں اور اچانک ایک نازیبا، فحش تصویر یا اشتہار آپ کے سامنے آجاتا ہے۔ حقیقی دنیا میں معاملات حاصل کرتے ہوئے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ایک شخص ایسا نازیبا مواد جسے وہ نہیں دیکھنا چاہتا وہ اس کو فوراً ہٹا دیتا ہے لیکن اس غیر مطلوبہ حرکت سے اس شخص کے ذہن کو جو جھٹکا لگتا ہے اس سے اس کی ذہنی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اگر ایسا ایک دن میں کئی مرتبہ ہوتا ہے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ عمل جو کہ ہماری ٹیلیفون مشینوں اور لیپ ٹاپ وغیرہ میں مصنوعی ذہانت (AI) کے سبب ہو رہا ہوتا ہے وہ ہمارے اذہان کے لیے کتنا نقصان دہ ہے۔

بعینہ اس عمل کے الٹ اگر کوئی شخص بد قسمتی سے نازیبا مواد دیکھ رہا ہے اور اس کے سامنے کوئی ایسے مقام کی تصویر آجاتی ہے جسے وہ انتہائی مقدس سمجھتا ہے تو وہ اپنے اندر شدید احساس ندامت محسوس کرتے ہوئے یک لخت اس مقدس تصویر کو اپنے سامنے سے ہٹا دیتا ہے۔ لیکن یہ عمل اس کے ذہن پر ایک شدید ہیجانی اثر کے تاثرات مرتب کرتا جاتا ہے جس سے اس کے مخصوص ذہنی خلیوں کو جھٹکے لگتے ہیں جو کہ انسانی جذباتی صحت کے لیے مضر ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ ہی "قبیح حرکت" اگر اس شخص کے ساتھ بار بار ہوتی رہتی ہے تو اس کا ایک اور لامحالہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے کسی شخص یا مقام سے تقدیس کی شدت میں کمی واقع ہوتی چلی جاتی ہے اور ان مقدس چیزوں کا احترام بسا اوقات بے حسی کی حد تک کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی جن چیزوں کے احترام میں کوئی شخص کسی قسم کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتا تھا اب اپنی آنکھوں سے ان کی بے حرمتی دیکھتا ہے اور مزید براں کے وہ کچھ محسوس بھی نہیں کرتا۔

اس ہی قسم کے عوامل کی درجنوں مثالیں ہیں جو دی جاسکتی ہیں جن کے سبب ہمارے بالخصوص مسلمانوں کے جذبات متاثر ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بہت سے معاملات میں ہماری بے حسی بڑھ رہی ہے اور برداشت کم ہو رہی ہوتی ہے۔ جبکہ بہت سے معاملات میں ہماری عدم برداشت بڑھ رہی ہوتی ہے۔ بے ہودگی، فحاشی، ناشائستگی، بدتمیزی وغیرہ میں ہماری برداشت ہمارے مذہبی تقاضوں اور تہذیب کے دائروں سے باہر نکل رہی ہوتی ہے۔ وہ چیز یا بات جو ہم عام طور پر کرنا یا دیکھنا پسند نہ کریں وہ ہمارے لیے "عام" ہوتی جاتی ہے اور اس ہی طرح جن عقائد و نظریات سے ہمارا جذباتی لگاؤ ہوتا ہے یا جن باتوں کو ہم اپنے وجود کی اساس سمجھتے ہیں ان کی توقیر بار بار پامال ہوتے دیکھ کر اس متعلق لاشعوری طور پر ہماری عقیدت کی وابستگی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ ہمارے نہ چاہتے ہوئے ہو رہا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایسے ویڈیو گیمز بنائے جاتے ہیں جن میں کھلنے والا ایسے حلیے کے لوگوں کو مار رہا ہوتا ہے جو بنا نام دئے مسلمان معلوم ہوتے ہوں جن سے بچوں کے ذہنوں میں "دشمن" اور "دہشتگرد" کا ایک مخصوص حلیہ بٹھا دیا جاتا ہے۔

سوئم: مصنوعی ذہانت کے اس پہلو کی وجہ سے ایک اور بات توجہ طلب ہے وہ یہ کہ ہماری نئی نسل مصنوعی ذہانت کے ذریعے موصول شدہ ہر ایک قسم کی معلومات کو آمنا و صدقنا کہہ کر جوں کا توں قبول کر لیتی ہے، جو کہ عملاً غلط بات ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ معلومات ہمیشہ صحیح ہوں۔ بالخصوص ہمارے عقائد، ہماری تاریخ اور ہماری شریعت سے متعلق۔ ویسے دیگر علوم سے متعلق بھی مصنوعی ذہانت کے ذریعے پیدا ہونے والی معلومات حتمی اور صحیح نہیں ہوتیں خصوصاً جن کے پیچھے بڑی کاروباری یا تجارتی کمپنیوں کے مفادات وابستہ ہوں۔ مثال کے طور پر حال ہی میں کووڈ–۱۹ (Covid-۱۹) کے تدارک کے لیے تیار کی گئی ویکسین سے متعلق کتنا شدید اور کتنا متاثر کن پراپیگنڈا کیا گیا۔ لیکن اب جو باتیں اور جدید

تحقیقات کے بعد سامنے آرہی ہیں وہ ان باتوں کے برعکس ہیں جو ساری دنیا کو ویکسین لگانے کے لیے قائل کرنے کو کہی جاتی رہیں۔ یہ مثال یہاں پر ہم ویکسین لگانے یا نہ لگانے کے دلائل سے متعلق نہیں دے رہے اس مثال کے دینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ ظاہر کردیا جائے کہ مصنوعی ذہانت (AI) کے پاس وہ قوت موجود ہے جو ہمارے عملی رویوں پر مؤثر انداز میں مرتب ہوتے ہیں۔ ہماری پسند وناپسند کو بدلتے ہیں، ہماری فیصلہ سازی کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور یوں وہ قوتیں جو مصنوعی ذہانت (AI) کو اپنے مقاصد اور مفاد پورے کرنے کے لیے عمل میں لارہی ہیں یا لا سکتی ہیں۔ اس طاقت اور صلاحیت کے آگے ساری دنیا کے عوام تجرباتی چوہوں Ghumans pigs کی حیثیت سے رکھتے ہیں۔

چہارم: مصنوعی ذہانت (AI) کی فراہم کردہ معلومات پر اندھا اعتقاد کرنے کا ایک خوفناک نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ اسلامی علوم سے متعلق معلومات میں اِخفاء اور تدلیس کا دور دورہ ہے۔ بے بنیاد اور من گھڑت باتیں پھیلائی جاری ہیں جن کا مقصد فقط اتنا ہوتا ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں ابہام اور شکوک پیدا کیے جائیں۔ اس کا عملی مظاہرہ کوئی شخص بھی چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) پر کسی ایسے موضوع پر سوال ڈال کر اس کا جواب پڑھ لے تو معلوم ہوجائے گا کہ آیا مصنوعی ذہانت (AI) کسی خاص نکتہ نظر کو ترجیح دے رہی ہے اور دوسرے نکتہ نظر کو دبا رہی ہے کہ نہیں! مثال کے طور پر ہم جنس پرستی جس کو آج کل مغربی ممالک کی طرف سے خوب فروغ دیا جارہا ہے اس کے خلاف چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) پر سوال کرکے دیکھ لے جواب مل جائے گا کہ معاشرتی ومذہبی معاملات میں مصنوعی ذہانت (AI) غیر جانب دار ہے یا نہیں۔ یہاں ہم یہ بات نہیں کہہ رہے کہ اس کو اسلامی نکتہ نظر کی تائید کرنی چاہیے بلکہ یہاں فقط یہ بتانا مقصود ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے جو معلومات ملتی ہے وہ غیر جانبدار نہیں ہوتیں۔ لہذا اس معلومات کو فقط معلومات کی حد تک دیکھنا، پرکھنا اور استعمال کرنا چاہیے۔ یہی حال تاریخ، سیاست، سماج غرض زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق معلومات کا ہے۔

پنجم: اس کا ایک اور عملی مظاہرہ ہم Wikipedia جیسے بڑے سرچ انجن سے بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس پر اپنی کسی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کریں تو اس کا اندازہ ہوجائے گا کہ اس شخصیت کے کارنامے تو شاید مکمل نہ ہوسکیں لیکن اختلافی بات لازمًا زور دے کر لکھی ہوئی ہوگی جس میں سے کچھ غیر درست معلومات ہوتی ہیں۔ یوں اسلامی تعلیمات واسلامی معلومات سے متعلق اخفاء بھی مصنوعی ذہانت کا ایک پہلو ہے۔

ششم: مصنوعی ذہانت AI کی ایک اور کارستانی اسلامی تعلیمات کی معلومات رسانی کے ساتھ تدلیس کی کرتا ہے کہ ہمارے عقائد کی تعلیمات میں کچھ ایسی معلومات بھی ملا دیتا ہے جو کہ کسی طرح بھی اسلامی نہیں ہوتیں جن کی وجہ سے معصوم ذہنوں میں یا ان لوگوں میں جو دین کا زیادہ مطالعہ نہیں کرتے ان کے اذہان میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلتی ہیں جن کا اظہار سوشل میڈیا پر آئے دن نظر آتا رہتا ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI) کے اس اجمالی جائزہ کے پیش نظر ہم اس ٹیکنالوجی کے استعمال کو باآسانی مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کرسکتے۔

پہلا: مصنوعی ذہانت (AI) کا خالص انجنیئرنگ (Pure Engineering) یا خالص سائنسی استعمال (Pure Science) میں۔

دوسرا: مصنوعی ذہانت (AI) کا سماجی انجنیئرنگ (Social Engineering) میں استعمال

عملی تحدیات

یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ اب اس موضوع پر مدارس کے منتظمین کی طرف سے بحث ومباحثہ کا پلیٹ فارم مہیا کیا جارہا ہے۔ دینی تعلیمی اداروں کی ذمہ داریوں کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اس ٹیکنالوجی کے مثبت پہلو بھی ہیں اور بعض منفی یا توجہ طلب پہلو بھی ہیں۔ تجوید کے شعبے میں دیکھا جائے تو

قاری صاحب ایک ہی جگہ بیٹھ کر گھر گھر جائے بغیر کئی بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم سے آراستہ کر سکتا ہے۔ اس پہلو سے ایسی ٹیکنالوجی کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے اور تمام دینی تعلیمی اداروں یا مدارس میں ایسی لیب ہونی چاہیں جہاں سے طلبہ طالبات کو توانائیاں بچاتے ہوئے بآسانی اور بہتر انداز سے زیور تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ یہ ایک بہت بڑی خدمت شمار ہو گی۔

اس بات کا ایک اور مثبت پہلو سامنے آیا ہے کہ نوجوانانِ قوم جو اس میدانِ عمل کی جانکاری بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی دینی فہم و فراست بھی رکھتے ہیں، ایسے افراد جن میں بطور خاص دینی تعلیم و تدریس کے شعبے سے وابستہ افراد جن میں قاری صاحب یا معلمین یا آخری درجوں کے طلبہ و طالبات کے لیے ذریعہ معاش میں بہتری کے قوی امکانات ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہو گا کہ قرآن کی تدریس سے وابستہ افراد باعزت طریقے سے اپنی ضروریاتِ زندگی دین کی خدمت کے ذریعے پوری کر سکتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ قومی سطح پر افرادی قوت کا مثبت استعمال شروع ہو جائے گا۔ جس کے ذریعے پیداوار زر سے قوم اور ملت کی خدمت کی جاسکتی ہے کہ عصر رواں میں ان قوموں کی بات مانی جارہی ہے جن کے ہاتھوں میں ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ زر بھی ہو۔ ہمیں اپنے ذہن سے یہ نکالنا پڑے گا کہ دین اور کاروبار الگ نہیں ہو سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے بعثت سے قبل نہ صرف کاروبار میں بذاتِ خود مصروف رہے بلکہ مومنین کو بھی کاروبار میں شریک رہنے کی تلقین کی۔ ساتھ ہی محنت اور حلال ذرائع سے کسبِ معاش کو لازم بھی قرار دیا۔ یہاں یہ ذہن نشین رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ جو افراد خدمتِ دین کی ذمہ داری پر مامور ہیں اور اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور خدمات کے عوض کچھ مشاہرہ، ماہانہ تنخواہ وصول کر رہے ہیں وہ ان کے لیے نہ صرف جائز بلکہ عوامی خدمت کے دیگر شعبوں پر لی جانے والی تنخواہ کی طرح حلال اور پاک ٹھہرے گی۔

آئی ٹی ایکسپرٹ وہ کہلاتا ہے جو ویسٹ کے آئی ٹی ٹولز، گیجٹز کو ۸۰ فیصد تک استعمال کرنا جانتا ہو۔ یہاں یہ پہلو سامنے رہے کہ بطور یوزر اور اینڈ یوزر کوئی شخص اس ٹول کے استعمال کا تو ایکسپرٹ کہلا سکتا ہے مگر اس میدان میں ہونے والی نئی نئی تخلیقات کا ایکسپرٹ نہیں کہلاتا۔ جو یوزر دیگر افراد یا اقوام کی بنائی گئی اشیاء کا ابھی ۲۰ فیصد استعمال بھی نہیں جانتا وہ بھلا کس طرح ان اقوام کا مدِ مقابل ہو سکتا ہے جو دن بدن نئی سے نئی دریافتیں دنیا میں متعارف کر رہے ہیں۔ ہمارے آئی ٹی ایکسپرٹس کو اس طرف توجہ دینی ہو گی کہ وہ یوزر کے درجے سے آگے بڑھ کر کچھ تخلیقی اور تعمیری پہلوں کی طرف بھی توجہ دیں اور اس میدان میں بھی اپنا حصہ ڈالیں جو حقیقی طور پر مقابلے کا میدان ہے۔ کیونکہ مقابلہ تو تب شروع ہوتا ہے جب ایک ہی میدان کے باصلاحیت افراد میں ایک غالب اور دوسرا مغلوب ہو۔ ہم جہاں کھڑے ہیں وہاں ہم مغلوب نہیں بلکہ ہم نے ابھی تک کچھ بنانا شروع ہی نہیں کیا۔ اس معاملے میں ہم نے ابھی تک میدان میں قدم ہی نہیں رکھا اور حقیقی مقابلہ ابھی شروع ہی نہیں ہوا۔

اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی میدان میں دیر سے داخل ہونے کے بھی فوائد ہوتے ہیں۔ کہ پہلے داخل ہونے والوں کے سامنے واضح خطوط یا راستے نہیں ہوتے لہذا انہیں زیادہ مشقتیں جھیلنا پڑتی ہیں اور بہت زیادہ مالی اخراجات اٹھانا پڑتے ہیں۔ جو افراد یا قومیں ٹیکنالوجی کے کسی خاص میدانِ فکر و عمل کی بنیادیں واضح ہونے کے بعد بہتر حکمت عملی، میدان کا ادراک کرنے اور اہداف کی مکمل وضاحت کے ساتھ داخل ہوں گے انہیں نسبتاً کم مشقتیں اور اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کامیابی کے امکانات بھی کافی حد تک واضح ہوتے ہیں۔

مشاہدے میں آیا ہے کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے سہولیات کے ساتھ ساتھ ہمارے جذبات، عقائد، نظریات سے مستقل کھیلا جارہا ہے۔ یہ کھیل ہمارے لاشعوری کیفیت میں میں ہم ہم سے کھیلا جارہا ہے۔ اس ای میل کو عام زبان میں سوشل معاشرتی انجنیئرنگ کہا جاتا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں بہت بڑا عالم ہوں۔ یا میں ٹیکنالوجی کا ماہر یا یا ایک ایکسپرٹ تو میں اس متاثر کن انداز یا کھیل سے محفوظ ہوں۔ یہ غلط رویہ یا سوچ ہے۔ اور اس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

معاشرتی انجنیئرنگ (Social Engineering) کے ذریعے ہماری سوچ کو مستقل اور لاشعوری طور پر بدلا جارہا ہے۔ اور ایسے طریق سے اثر انداز ہوا جارہا ہے کہ ہم ناچاہتے ہوئے بھی اس کے گرداب میں ہیں؟ اس کی ایک مثال جو سب کے مشاہدے میں بھی آچکی ہے کہ جس میں ہمارے جذبات، عقائد، رویوں اور ہماری برداشت کی مقدار میں تبدیلیاں لانے کی کوشش جارہی ہے۔ یعنی سوشل انجینئرنگ کے ذریعے ہماری برداشت (Tolerance) اور شخصی رویوں (Behavior) کی خصوصیات بدلی جارہی ہیں۔ کئی امور میں ہماری طبیعت برداشت کی حدود سے تجاوز کر جاتی ہے جس کے نتیجے میں ہم بطور قوم یا فرد غیر انسانی رویوں کا اظہار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کئی امور میں ہماری برداشت کی سطح اتنی کم کر دی گئی ہے کہ ہم بے حسی کے درجے تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کی اہم مثال جس کا مشاہدہ ہم سب نے کیا ہے۔ مثلاً آپ مطالعہ کے لیے لائبریری کا استعمال کرنے جائیں یا دفتر یا گھر میں کتب یا فائلوں کا مطالعہ کر رہے ہوں۔ ان کتب کے درمیان سے کوئی نامعقول چیز نکل آئے تو ذہن کو ایک جھٹکا سا لگ جاتا ہے۔ جب کہ ہم انٹرنیٹ یا موبائیل استعمال کرتے ہیں اور معقول چیزیں دیکھ یا پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اچانک نامعقول یا نامناسب ویب سائٹس یا اشتہارات سامنے آجاتے ہیں۔ اس طرح کا متضاد رویہ بھی حیران کن ہوتا ہے کہ جب آپ کوئی غیر شائستہ یا نازیبا چیز دیکھ یا پڑھ رہے تو اس کے درمیان کوئی پاک یا مقدس چیز اچانک آجائے۔ تب بھی ذہن فوراً اسے قبول نہیں کر پاتا۔

اس عمل سے یک دم ہمیں جھٹکا لگتا ہے اور اس عمل سے نیکی اور برائی کی لکیر آہستہ آہت متاثر ہو رہی ہے۔ ابتدا میں یہ لکیر بلر یا دھیمی سی ہو جاتی ہے اور آخر کار یہ لکیر مدھم ہو ہو کر ہماری آنکھوں میں اپنا وجود ختم کر بیٹھتی ہے جس کے نتیجے میں معاشرے اور اس کے افراد کے دلوں اور ذہنوں سے برائی اور بھلائی کا فرق بھی مٹ جاتا ہے۔ ایک دفعہ دیکھنے سے جھٹکا لگے گا دوسری مرتبہ دیکھنے سے تھوڑا کم جھٹکا لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اس برائی کو ہم۔ نارمل انداز سے دیکھنے لگتے ہیں۔ یو اس سوشل انجنیئرنگ کے ذریعے تبدیلی مسلسل اثر انداز ہو کر ہماری توجہات کو دیگر امور پر مرکوز کر کے ذہن سازی کر رہی ہوتی ہیں۔ نتیجے میں دین کے ساتھ جڑا ایک لازم جز "ادب" بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔ دین کے ساتھ ساتھ آداب معاشرت کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے افراد اور معاشرے کی اصلاح اپنے ذمہ لی ہے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اور ان کے طالب علم اس تکنیکی نظام کی اثر پذیری کی جڑوں کو جان کر معاشرے کے تحفظ کے لیے ٹھوس حکمت عملی مرتب کریں۔

ایک طرف تو یہ چیلنج درپیش ہے دوسری طرف AI انسانی معلومات، صلاحیتوں میں اضافہ بھی کر رہا ہے کہ ہم ان تمام کتب تک رسائی آسانی ہو چکی ہے جو کسی وقت میں نایاب ہوتے تھے۔ بنیادی طور اس کے ذریعے منتخب شدہ انفارمیشن یا معلومات آرہی ہے اب کیسے معلوم ہوگا کہ یہ معلومات قابل اعتماد ہے یا نہیں۔ اس کے لیے ہمیں قرآن مجید کے قوانین کو سامنے رکھنا ہوگا جہاں بتایا گیا ہے کہ:

اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَا فَتَبَيَّنُوا (الحجرات:۸)

اس آیت کی روشنی میں بتائے گئے اصول کی روشنی میں تمام معلومات کو پرکھنا ہوگا یا ایسا نظام مرتب کرنا ہوگا جو ان اثرات کو کم کرنے اور معلومات کی پرکھ میں معاونت فراہم کرے۔

ان تمام امور کو کانفرنس یا مجلس تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ آگے بڑھ کر آئی ٹی اور معاشرے بالخصوص آرٹیفشل انٹیلی جنس پر علمی و فکری پہلو پر توجہ دی جائے۔ اس سلسلے میں آپ کے ادارے اور دیگر ایکسپرٹس کی جانب سے اے آئی (AI) میں ہونے والی نئی نئی تحقیقات اور دریافتوں پر ہر وقت گہری نظر رکھی جائے اور معاشرے کو اس کے مثبت پہلوں کی طرف مرکوز رکھنے کی صلاحیتیں پیدا کی جائیں اور منفی اثرات سے بچنے کے لیے احتیاطوں سے آگاہ کیا جائے۔ دوسری جانب ایسے ٹولز، سافٹ ویئر اور ایپس تیار کرنے پر توجہ دی جائے جن سے متعصبانہ الگورتھم (Algorithm) کی بجائے حقائق پر مبنی الگورتھم پر مصنوعی ذہانت کے سافٹ ویئر تیار کیے جائیں۔

نتائج و سفارشات

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس میدان کی ترقی سے ہمیں چند مندرجہ ذیل سبق ملتے ہیں اور ان سے چند سوالات بھی ہمارے ذہن میں آتے ہیں جو کہ اس مضمون کو لکھنے کا ایک مقصد ہے۔

(۱) پہلا سبق تو یہ کہ کسی بھی میدان میں بالعموم اور سائنس و ٹیکنالوجی کی دنیا میں بالخصوص ترقی کسی جادو کے چراغ کو رگڑنے سے ممکن نہیں ہوتی یہ ایک متواتر اور مستقل عمل اور پیہم اجتماعی کاوشوں کا ثمرہ ہوتی ہے۔ قطرہ قطرہ می شود دریا! اس اجتماعی انسانی ترقی کو ایک مسلمان کی نظر سے دیکھتے ہوئے ہمارے ذہن میں مندرجہ ذیل دو سوال آتے ہیں جو کسی بھی مسلمان کے ذہن میں آنے چاہئیں۔

اولا: اس ساری ترقی میں ہمارا یعنی مسلمانوں کا کیا حصہ ہے۔

دوئم: اگر ہم مصنوعی ذہانت کے میدان میں دیگر اقوام کے شانہ بشانہ نہیں ہیں تو ہمیں کیا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس اہم میدان میں اپنا مقام بنا سکیں۔ بقول اقبال: پس چہ باید کرد اے اقوام شرق! (اقبال) اس میدان میں بھی ہماری فکر کو جِلا دینے کے لیے ہمارے سامنے کھڑا ہوا نظر آتا ہے۔

لہذا مصنوعی ذہانت کے پہلے حصے سے متعلق ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور نہ ہونی چاہیے کہ مصنوعی ذہانت (AI) کا وہ حصہ جو Pure Engineering یعنی خالص انجنیئرنگ اور دیگر خالص سائنسی علوم یعنی Pure Science سے متعلق ہے اس میں ایک لمحہ بھی اس سے دور رہنا زیادتی ہوگی۔ ایسی تعلیم اور مہارت کو جتنا فروغ دیا جائے وہ کم ہے۔ یہ ہی ترقی کا راستہ ہے جس سے ہر قوم کی معاشی ترقی کا مستقبل جڑا ہوا ہے۔ کسی قسم کی مادی اور صنعتی ترقی حد تو حد عسکری ترقی بھی اب اس کے بغیر کچھ نہیں۔ یہ انتہائی خوش آئیندہ بات ہے کہ دینی مدارس نے بھی اس طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ کراچی میں واقع چند مدارس اس حوالہ سے قابل ستائش کام کر رہے ہیں۔ ان مدارس کے کام کو دیکھتے ہوئے اور جو کام ہماری یونی ورسٹیز میں ہو رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی (اقبال، بالِ جبریل)

اس حوالے سے ایک اور بھی بات توجہ طلب ہے کہ نوجوانوں کی اس کاوش کو پیسے سے جوڑا جائے۔ مدارس کے بچوں کو کو مطلوبہ کاروباری مراکز اور صنعتوں سے جوڑا جائے۔ یہاں حکومت کو اور ہر شخص کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ٹیکنالوجی کے میدان میں دیر سے داخل ہونے کا بھی کبھی کبھی فائدہ ہوتا کیونکہ اس میدان میں دیر سے شامل ہونے والا دوڑ میں وہاں سے داخل ہو سکتا ہے جہاں تک دنیا اس میدان میں اس وقت تک پہنچ چکی ہوتی ہے۔ لہذا وقت، پیسہ اور محنت کی بچت کو ممکن بنایا جاسکتا ہے اور ترقی کی دوڑ میں شامل ہوا جاسکتا ہے۔

اب رہی بات مصنوعی ذہانت (AI) کے دوسرے حصے کی یعنی مصنوعی ذہانت کا سماجی انجنیئرنگ (Social Engineering) میں استعمال کی، یہ انتہائی حساس علاقہ ہے اس میں قدم دانائی اور حکمت؛ جو کہ مومن کی میراث ہے کے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ میدان بہت وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ چند نکات جو ذہن میں آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

۱. سب سے اولین یہ کہ ہر دینی مدرسہ اپنے طالب علموں اور ہو سکے تو اساتذہ کے لیے بھی آئی ٹی (IT) کی تعلیم لازمی کر دیں کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ بہت تیزی سے "خواندگی" کی تعریف بدل چکی ہے جسے انگریز نے برصغیر آمد کے بعد ہمیں اپنی ثقافت اور مذہب سے دور کرنے کے لیے خواندگی کی تعریف بدل دی اور انگریزی زبان دانی سے خواندگی کو جوڑ دیا جس کے نتیجہ میں یہ ہوا کہ وہ لوگ جنہیں انگریزی زبان کی کچھ شد بد تھی وہ "پڑھے لکھے" اور خواندہ کہلانے لگے اور وہ علماو مشائخ جو کہ چاہے شیخ الحدیث ہی کیوں نہ ہوں ناخواندہ کہلانے اور سمجھے جانے لگے۔ نتیجتاً دوسرے مرحلے میں سرکاری نوکروں کے ذریعے مالی منفعت انگریزی زبان سے جڑ گئی اور دیگر افراد جو انگریزی زبان سے نابلد تھے، ان کے لیے "پڑھو فارسی اور بیچو تیل" کا محاورہ علمی پستی کا آئینہ گر بن گیا۔ کچھ یہی معاملہ آج آئی ٹی سے جڑ گیا ہے۔ خواندہ وہ ہے جسے کمپیوٹر اور موبائل جیسے ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال اور کم از کم کمپیوٹر پر ٹائپنگ کا ہنر آتا ہو، وگرنہ وہ ایک 'محتاج اور ناخواندہ' شخص ہے۔ لہذا آئی ٹی کے شعبے میں مہارت تعلیم بھی ہے اور بیک وقت ہنر بھی ہے۔

۲. اس ہنر میں مدارس کے بچے اردو ٹائپنگ سے لے کر انٹرنیٹ پر موجود متعدد سہولیات کے استعمال پر مبنی آئی ٹی کا تخصص بھی بآسانی کر سکتے ہیں۔ جس کی بہت بڑی مارکیٹ بھی ہے اور لوگوں کی ضرورت بھی ہے کہ لاتعداد لوگ اور ادارے ہمارے معاشرے میں مجبوراً نہ آتے ہوئے بھی انگریزی استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اگر دینی مدارس دینی علوم، عقائد، معاشرت اور سیاست وغیرہ سے متعلق مواد (content) اردو زبان میں مواد تیار (content development) کرنا شروع کر دیں یوں اس میدان میں تاخیر سے آنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انگریزی زبان کے غلبہ سے چھٹکارہ بھی پایا جاسکتا ہے اور تبلیغِ دین کا ایک آسان اور مؤثر ذریعہ بھی حاصل ہو سکتا ہے

۳۔ اس حوالہ سے ہم تو یہ تجویز بھی دیں گے کہ مختلف وفاق آئی ٹی کی خصوصا کمپیوٹر پر اردو ٹائپنگ وغیرہ کو مدارس کے بچوں کے لیے لازمی قرار دیں اور ہو سکے تو آئی ٹی کی دیگر تعلیم کو بھی درجاتِ تعلیم کے ساتھ پڑھایا جائے۔

۴۔ ہر مستند دینی مدرسہ سوشل میڈیا کی دنیا میں اپنا وجود قائم کرے۔ اپنا حلقہ "سوشل میڈیا نیٹ ورک" بنائے جہاں وہ خود سے وابستہ لوگوں کا ایک مستقل اور پختہ حلقہ بنائے جس کے ذریعے ان لوگوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے دینی تعلیم اور تزکیۂ نفس کی تربیت کا اہتمام کرے۔

۵- جہاں کہیں بھی ڈیجیٹل میدان میں دینی معلومات میں اخفاء یا تدلیس نظر آئے وہاں دلیل کے ساتھ اس کی اصلاح کی جائے۔ اس حوالے سے علماء اور طلبا کو مستعد رہنے کی ضرورت ہے۔

۶۔ قرآن مجید کی اشاعت اور قراءت و تجوید کے لیے آئی ٹی سے ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ اس میں ماہر اساتذہ پیدا کیے جائیں۔ ہمارے معاشرے میں بڑی عمر کے اچھی خاصی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو قرآن مجید کو درست طریقے سے پڑھ نہیں سکتے یا تو انہوں نے بچپن میں پڑھا ہی نہیں ہوتا یا بچپن میں پڑھنے کے بعد بڑھاپے تک پڑھا نہیں ہوتا۔ اب بڑھاپے میں کسی سے بالمشافہ پڑھنے میں عار محسوس کر رہے ہوتے ہیں لہذا جب اللہ دل میں خیال ڈالتا ہے تو شرمندگی کے مارے کسی سے باقاعدہ پڑھ نہیں پاتے۔ اس مشکل کا حل مدارس کے مدرسین اور قراء حضرات آئی ٹی کو استعمال کرتے ہوئے پورا کر سکتے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ اس فہرست میں وہ لوگ ہیں جو دنیاوی اعتبار سے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں یا رہ چکے ہیں۔

۷۔ اسلام سے متعلق جہاں بھی غلط معلومات دیکھیں اور اس کی اصلاح ممکن ہو تو اس مسئلہ کو دلیل اور حوالہ جات کے ساتھ شائستہ اور مہذب انداز سے اپنے دارالعلوم یا مدرسہ کی ویب سائٹ احباب کریں اور پر شایع کریں تاکہ جو لوگ بھی ہدایت پانا چاہتے ہوں وہ وہاں سے ہدایت لے لیں یا کم از کم ان پر آپ کی رائے اور نکتہ نظر واضح ہو جائے۔ کیونکہ تبلیغ دین کا اصولِ اول وماعلینا الا البلاغ ہے۔ بلکہ ہو سکے تو ان وضاحتوں کو قرآن کی اس آیت کریمہ کے عنوان کے تحت ہی شایع کریں۔

تمام علما اور دینی مدارس کے طلبا کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آئی ٹی کی دنیا کا میدان خالی چھوڑنا کسی طور بھی مناسب بات نہیں بلکہ اس کو چھوڑنا اپنے دین کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہو گا۔ اس میدان میں ہر شخص براڈکاسٹر ہے یعنی ہر شخص اپنی بات اور رائے کو عملا پوری دنیا کو سنانے کی استعداد رکھتا ہے۔ وہ بھی نہ صرف مفت بلکہ اس کے ذریعے کمائی بھی کر سکتا ہے۔ اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ اب یہ ذمہ داری علما و مشائخ کی ہے کہ وہ اس علم کو کتنی جلدی اور کتنا زیادہ اپناتے ہیں۔ اس حد تک کہ ان کے طلبا اس میدان کے ماہر اور قائدین بن جائیں۔

حواشی و حوالہ جات

البقرہ

Al-Baqarah

الحجرات

Al-Ĥujurāt

ترمذی

Tirmidhī

ڈیلی کے ٹو، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت، (۴ جنوری، ۲۰۲۴)، حاصل تاریخ ۲۲ دسمبر، ۲۰۲۳

Daily K2. (4 January, 2023). Information Technology Ki Ahmiyat. Retrieved on 22 December, 2023

روزنامہ دنیا، دنیا بھر میں رائج زمانے، خصوصی اشاعت، (۱۴ ستمبر، ۲۰۱۳)، حاصل تاریں ۲۱ دسمبر ۲۰۲۳

Roznama Dunya, Dunya bhar mein raaj' zamaane, khaas asha'at, (14 September, 2013), haasil taareekh 21 December 2023.

اے پی پی ڈیسک، خطاب صدرِ مملکت (ملکی ترقی کے لئے ہر شعبہ کو آئی ٹی سے منسلک کرنا پڑے گا)، (۳۰ اگست، ۲۰۲۳)، حاصل تاریخ ۲۰ دسمبر ۲۰۲۳

APP Desk. (30 August, 2013). Khitab Sadar-e-Mumlikat (Mulk ki Taraqqi ke Liye Har Shobha ko AI se Mansalik Karna Parega). Retrieved on 20 December, 2023

Turing, A. M. (2009). Computing machinery and intelligence (pp. 23-65). Springer Netherlands.

Samuel, A. L. (1959). Some studies in machine learning using the game of checkers. IBM Journal of research and development, 3(3), 210-229

Chow, R. (2021, December 3). Dartmouth Summer Research Project: The Birth of Artificial Intelligence. History of Data Science. https://www.historyofdatascience.com/dartmouth-summer-research-project-the-birth-of-artificial-intelligence/

Takanishi, A. (2019). Historical Perspective of Humanoid Robot Research in Asia. In: Goswami, A., Vadakkepat, P. (eds) Humanoid Robotics: A Reference. Springer, Dordrecht.

Negnevitsky, M. (1997). The history of artificial intelligence or from the'dark ages' to the knowledge-based systems.

Klu. (n.d.). What is the Association for the Advancement of Artificial Intelligence (AAAI)? Retrieved from https://klu.ai/glossary/association-for-the-advancement-of-artificial-intelligence (Accessed December 21, 2023).